نَحنُ اَقرَبُ اِلَیهِ مِن حَبلِ الوَرِید

صوتِ سرمدی

تالیف و ترتیب

الحاج محمد ظہور الحسن اویسی

قادری صابری مجددی

www.freeamliyaatbookspdf.com
فری عملیات بکس
FREE AMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks

تعمیر ملت فاؤنڈیشن

جامعہ اسلامیہ نواز القرآن ذیشان کالونی کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

بسم اللّٰہِ الرحمٰنِ الرحیم

مَا شَآ ءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِااللّٰہِ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ

نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡد

صَوتِ سَرمَدِی

تالیف وترتیب

الحاج محمد ظہور الحسن اویسی

قادری صابری مجددی

تعمیرِ ملّت فاؤنڈیشن

جامعہ انوار مدینہ

محلّہ محمد نگر۔ کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

www.freeamliyaatbookspdf.com
FREE AMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	صوتِ سرمدی
تالیف وترتیب	:	الحاج محمد ظہور الحسن اویسی
پروف ریڈنگ	:	صاحبزادہ عبد القادر
طابع	:	الحاج محمد سعید خالد قادری
صفحات	:	32
طباعت اوّل	:	2007ء
کمپوزنگ	:	ملک کمپیوٹر کمپوزر جھنگ صدر
تعداد	:	500
قیمت	:	-/30روپے

=====☆☆☆☆☆=====

ملنے کا پتہ

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11-داتا گنج بخش روڈ۔لاہور

042-37313885, 37070663

www.freeamliyaatbookspdf.com
FREE AMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحدیث نعمت

وجہ تالیف

8۔اپریل 1989ء بمطابق یکم رمضان المبارک مجھ پر ''غلبہ حال'' طاری ہوا۔ یہ کیفیت ایک ماہ تک جاری رہی۔ دارالعلوم غوثیہ حنفیہ، کمالیہ کی ملازمت چھوڑ دی اور جامع انوار مدینہ، محلّہ محمد نگر کمالیہ میں ''گوشہ نشینی'' اختیار کر لی۔ ایک روز ''یا حی یا قیوم'' کا ذکر کر رہا تھا کہ میرے سر اور کانوں میں مختلف قسم کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔ بعد نماز عشاء گھر آیا تو سر اور کانوں میں وہی آوازیں آرہی تھیں۔ کئی سال تک یہی کیفیت قائم رہی۔ ہماری فیملی کے پروفیسر ڈاکٹر الطاف حسین شہید (جو ملتان فوکر طیارہ حادثہ میں شہید ہوئے) سائیکالوجسٹ ملتان شریف سے کمالیہ تشریف لائے۔ ان کو یہ ساری کیفیت بیان کی۔ انہوں نے اپنی تشخیص کے مطابق ادویات کا نسخہ لکھا اور ایک ہفتہ ادویات استعمال کرنے کی ہدایت کی مگر حالت یہ تھی کہ ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی''۔ ادویات کے استعمال سے ذرہ بھی افاقہ نہ ہوا بلکہ سکون آور ادویات سے غنودگی کے دورے شروع ہو گئے۔ کئی دیگر مخلص احباب سے اس ''مرض'' کا تذکرہ کیا۔ اس کیفیت میں نیند بہت کم آنے لگی۔ ہلکی سی آہٹ سے آنکھ کھل جاتی اور پھر دیر تک بے خوابی جاری رہتی۔ کسی بھی دوست نے صحیح علاج سے آگاہ نہ کیا اور پیر و مرشد حضرت ابوانیس محمد برکت علی قدس سرہ سے عرض کرنے کی جرات نہ ہو سکی۔

اسی دوران لاہور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار اقدس پر حاضری کا موقع نصیب ہوا۔ نوافل پڑھے، تلاوت کی اور اللہ کے حضور دعا کی یا اللہ! اس آواز کی کیفیت کی حقیقت سے آگاہ فرما۔ حاضری کے بعد گنج بخش روڈ پر واقع ضیاء القرآن پبلی کیشنز پر دینی کتب خریدنے کے لئے گیا تو ایک نئی کتاب پر اچانک نظر پڑ گئی جس کا نام ''سیدنا واصف علی واصف رحمہ اللہ علیہ'' تھا۔ واصف علی واصف رحمۃ اللہ علیہ ایک نامور اسلامی روحانی سکالر تھے جو وصال پا چکے ہیں۔ اور ان کی بے شمار کتب بھی شائع ہو چکی ہیں۔ ان کے ایک عقیدت مند ریاض احمد چوہدری نے یہ کتاب مختلف شخصیات کے تاثرات پر مبنی شائع کی تھی۔ وہیں دکان پر کھڑے کھڑے ورق گردانی کی تو کتاب کے ایک صفحہ پر بابا جی ابوانیس محمد برکت علی قدس سرہ اور ''صوتِ سرمدی'' یعنی کانوں میں مسلسل گھنٹیاں یا سیٹی بجنے کا تذکرہ تھا۔ مجھے گویا اپنی ''مرض'' کی تشخیص مل گئی، پڑھتے ہی میرے دل و دماغ کی کیفیت عجیب ہوگئی۔ کتاب فوراً دکان سے خرید لی گھر آکر وہ مضمون جو سلطان محمود آشفتہ نے اپنا ''حال'' تحریر کیا تھا پڑھا تو یہ بالکل اسی حالت اور کیفیت کا بیان تھا جو میرے ساتھ تھی۔ پڑھ کر اطمینانِ قلب نصیب ہوا اور کامل یقین حاصل ہوا کہ یہ صوتِ سرمدی تو میرے ہی پیرومرشد بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کا فیض ہے۔ اب حقیقت کھل گئی کہ یہ تو سارا فیض ''یا حی یا قیوم'' کا وظیفہ پڑھنے کا ہے۔ اسے تو بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مقالاتِ حکمت میں بھی کئی جگہ تذکرہ کیا ہے۔ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد مقالاتِ حکمت میں اسے ''انحد'' راگ کے نام سے تحریر کیا ہے جس کی آپ تفصیل آئندہ صفحات میں پڑھیں گے۔

www.freeamillyatbooks.com FREE AMLIYAT BOOKS www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks

میرے پیرومرشد حضرت ابوانیس محمد برکت علی قدس سرہ نے صوتِ سرمدی کی تشریح اپنے حال کے مطابق کھول کر بیان فرمائی مگر کتبِ تصوف میں ہمارے سلف اولیائے کرام نے اس کا تذکرہ صوتِ احسن، صوتِ سرمدی، سلطان الاذکار اور انحد کے نام سے کیا ہے۔ بالآخر مختلف کتب تصوف جو میری ذاتی لائبریری میں موجود تھیں ان کا مطالعہ کیا اور یہ خیال پیدا ہوا کہ اس موضوع پر ان تمام بزرگان اہلِ سلوک کے اقوال کو جمع کر کے کتابچہ کی شکل میں شائع کرنے سے بہت سے احباب اہل روحانیت کی رہنمائی ہو گی تاکہ اس نعمتِ خداداد کو ''مرض'' سمجھتے ہوئے ڈاکٹروں سے علاج کرانے اور پیسہ خرچ کرنے سے بچ جائیں اور اپنے ذکر وفکر، تلاوت قرآن کریم اور اپنی روحانی منازل پر قائم و دائم رہیں اور ''ماہرین نفسیات'' کے پاس بھی کوئی اس کیفیت کا مریض آئے تو اس کا سکون آور ادویات سے علاج کرنے کی بجائے کسی ''کامل روحانی معالج'' کے پاس ریفر کر دیں تاکہ وہ مزید کسی ذہنی پریشانی سے بچ جائے۔

دعا ہے کہ میری یہ کاوش اہلِ سلوک کے لئے مشعلِ راہ بنے اور اہلِ فکر ونظر اس سے استفادہ کریں۔

محمد ظہور الحسن اویسی

0334-6423073

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صوتِ سرمدی

حضرت ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی قدس سرہ العزیز ''مقالاتِ حکمت''
میں تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ خالق الباری نے جب حضرت آدم صفی اللہ (صلوٰۃ اللہ علیٰ آدم) میں اپنی روح پھونکی۔

فرمایا **اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ** ....کہا **بَلٰى**

اسی روز سے ارواح مطہر بن کر اپنے عہد و پیمان کی پاسبان رہیں۔

حال کی مستی نے قال کو زندہ رکھا۔

کان صوتِ سرمدی سنتے ہیں، ہر شے ذکر کرتی ہے۔

پتہ پتہ، ذرہ ذرہ ذکر میں مصروف۔

کان بند کر

باجا نہیں بج رہا تو کیا ہے؟

''یہ صوت سرمدی ہے''

اپنے قول و اقرار کو مان، سچے دل سے تسلیم کر، ہر وقت پیش نظر رکھ۔

www.freeamliyaatbookspdf.com
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks
FREE AMLIYAAT BOOKS

کبھی او جھل مت ہونے دے، ربوبیت کا انکار مت کر، کسی بھی انداز میں مت کر۔

ربوبیت کا انکار کفر نہیں تو کیا ہے؟

قَالُوْا بَلٰی کی یہ آواز تیرے قول و قرار کی امین ہو، تیرے کانوں کو یہ آواز کیوں نہیں سنائی دیتی؟ کہیں۔۔۔۔۔۔ بہرے تو نہیں؟

سننے والو! یہی تو ایک آواز تھی۔۔۔۔ جو یہی نہ سنی تو کیا سنا؟

تیرے کانوں تک پہنچنے والی پہلی آواز **قَالُوْا بَلٰی** سنتے ہی روح نے لبیک کہا اور آج تک اسی آواز کے ذوق میں مست ہے۔ اگرچہ تم اس سے بے خبر ہو۔

ذکر و اطاعت

وشان رسول روحی فداہ ﷺ

صفحہ ۲۲۱_۲۲

مؤلفہ صاحبزادی انیس اختر سلمہا اللہ

''انحد'' راگ بج رہا ہے

میرے آقا روحی فداہ ﷺ کی محبت کی ایک بوند جب اس تن من میں سما نہ سکی، چاروں اقسام کے اذکار بیک وقت جاری فرما کر ایک رذیل و ذلیل کی دل جوئی فرمائی۔۔۔ ذکر لسانی، ذکر روحی اور ذکر سری۔۔۔۔ ذکر زبان سے جاری ہو کر قلب میں، قلب سے روح میں اور روح سے سرمدی سرور بن کر ''الانسان سری وانا سرہ'' کے مصداق راگ بجانے لگ جاتا ہے۔ اسے اصطلاح میں ''انحد'' کہتے ہیں۔ علم نہیں، شہود اس کی

www.freeamliyatbooks.blogspot.com
FREE AMLIYAAT BOOK'S
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

تشریح ہے۔۔۔ذکر سری کا محلِ وقوع دماغ اور ہر عضو دماغ کے تابع۔۔۔انحد راگ بج رہا ہے، سنائی نہیں دیتا شب و روز رگ رگ میں بجتا رہتا ہے۔

ذکر و اطاعت و شان رسول ﷺ

صفحہ ۴۰۶ کمالاتِ برکت

صفحہ ۱۵۴ مؤلف محمد صدیق صادق جھنگ صدر

یہ راگ بقا کا مظہر ہے

بقا جسے بھی نصیب ہوئی، اس راگ ہی کی بدولت ہوئی۔

اس راگ کو بجانا ہی تو مقصود تھا۔

اس راگ کو نہ بجاتے۔۔۔کسی کی بھی کوئی زندگی نہ ہوتی

نہ کوئی اور شے ہوتی، نہ شعور

نہ لے کی ساتھ رند آتے نہ صبوحی کے ساتھ جام

علم و حکمت کی سارنگی میں کیا ساز بجتے!

مُردنی چھائی ہوتی

اسی کی بدولت شعور ملا۔

یا حی یا قیوم یا ذا الجلال والاکرام

مسلمانوں سے خطاب اور دعا

صفحہ ۸۳ مؤلفہ صاحبزادی انیس اختر سلمہا اللہ

www.freeamliyaatbooks.blogspot.com
FREE AMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks

تاجدارِ دارالاحسان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

دنیا میں ہر وقت حق تعالیٰ کے ایسے بندے موجود رہتے ہیں جن کی باطنی آنکھیں تحت الثریٰ سے اعلیٰ علیین تک دیکھ سکتی ہیں۔ ان کے ''باطنی کان'' زمان ومکاں کی قید سے بالا ہر آواز کو سن سکتے ہیں۔ ان میں سے بعض کی حدود متعین ہوتی ہیں اور بعض کی لامحدود۔۔۔ یہ سب اللہ کے فضل وکرم سے ہوتا ہے۔

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآء۔

میخانہ سلامت ہے صفحہ ۱۰۱

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سینکڑوں میل دور محاذ جنگ پر جنگ میں مصروف جرنیل کو حکم دیا کہ ساریہ پہاڑ کے پیچھے ہو جاؤ، جرنیل حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نے آپ کا یہ حکم سینکڑوں میل دور سنا اور تعمیل کی۔ دشمن ناکام رہا۔ یہ واقعہ تاریخ اسلام کا ایک مصدقہ واقعہ ہے جس سے کسی کو انکار نہیں۔ حکم دینے والے اور حکم سننے والے دونوں صاحبِ بصیرت و وجدان تھے۔ ان کے درمیان زماں و مکاں کے فاصلے بے معنی ہو کر رہ گئے۔ جس پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کا یہ حال ہو تو نبی پاک ﷺ جو کہ باعثِ تخلیق کائنات ہیں وہ پکارنے والے کی فریاد اور حالتِ زار نہیں دیکھ سکتے؟

پراسرار حیرت انگیز روحانی دنیا مؤلف دین محمد ضمیر صفحہ ۲۰۰

جناب الحاج ایم۔ اے حکیم ایڈووکیٹ آف شیخوپورہ نے اپنی کتاب ''یہ تیرے پُراسرار بندے'' میں اس فرمان عالی شان کو تفصیلاً تحریر فرمایا ہے جو کہ انتہائی ایمان افروز

www.freedailybookspdf.com
FREE AMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks

ہے۔ یہ کتاب 1983ء میں شائع ہوئی تھی اب دوبارہ ادارہ ''مون ڈائجسٹ'' لاہور نے اپنے تازہ شمارہ جلد نمبر ۲۰ میں پوری کتاب کو شائع کر دیا ہے۔

دیکھئے مون ڈائجسٹ صفحہ ۱۴۵

صوت سرمدی

محترم دین محمد ضمیر مؤلف تاجدارِ دارالاحسان لکھتے ہیں:

باوا صاحب اکثر فرمایا کرتے جب بھی میں اپنے معمولات کے دوران ستانے کے لئے کچھ دیر چارپائی پر لیٹتا ہوں تو میرے سر کے اوپر صوتِ سرمدی گونجنے لگتی ہے۔ اسے آپ نے ''دھمال'' کا نام بھی دیا تھا اور فرمایا کرتے تھے کہ یا ذاالجلال والاکرام کی صدا گونجتی رہتی ہے۔ بقول آپ رحمۃ اللہ علیہ کے:

''یہ صوت سرمدی ازلی و ابدی ہے۔ سدا گونجتی رہتی ہے۔ کیا ہم نے تجھ کو اپنے ذکر کے لئے فارغ نہیں کیا؟ سلوک کی جملہ منازل ایک ہی اصول کے تابع ہیں۔ سالک جب کسی غیر مناسب ماحول میں پڑ کر غیر ضروری امور میں مشغول ہوتا ہے تو بار بار اور ہر بار اسی صوتِ سرمدی سے متنبہ کیا جاتا ہے کہ کیا میں نے تجھ کو اپنے ذکر کے لئے فارغ نہیں کیا اور کیا تیرے لئے میری یاد کافی نہیں''۔ (مقالات حکمت جلد سوم شمارے ۲۸۵)

صوت سرمدی کیا ہے؟

الٰہی خیال کے سوا جب کوئی اور خیال دل میں آتا ہے، صوتِ سرمدی گنگ ہو جاتی ہے۔ **وما علینا الا البلاغ** ۔ یا حی یا قیوم ۔ صوتِ سرمدی کیا ہے؟ صوت سرمدی کا ظہور جسم الوجود کے کانوں میں صاف سنائی دیا کرتا ہے۔ جب کوئی غیر دل میں آتا ہے،

بند ہو جاتا ہے۔ جب دور ہو جاتا ہے پھر سے جاری ہو جاتا ہے۔ اندر موجود ہے اور ہمیشہ رہتا ہے۔ یا حی یا قیوم۔

یا حی یا قیوم کی آواز تن میں ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ کبھی ظاہر بن کر آتی ہے اور باطن میں تو ہمیشہ رہتی ہے۔ یا حی یا قیوم۔ (مقالاتِ حکمت جلد نہم صفحہ ۲۱۱)

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بار ارشاد فرمایا کہ یا حی یا قیوم اور یا ذاالجلال والاکرام کی صدا سدا سنائی دیتی رہتی ہے۔ میں جہاں کہیں بھی ہوتا ہوں میرے کانوں میں یہ دونوں جلیل کلمات گونجتے رہتے ہیں۔ اسے آپ نے ''دھمال'' کا نام بھی دیا۔

پراسرار حیرت انگیز روحانی دنیا

صفحہ ۲۴۔۲۳

محمد نجیب اللہ: کیا آپ کو یہ آواز سنائی دیتی ہے؟

ذکر وفکر کے معمولات میں استقامت و مداومت کا یہ حال تھا کہ انتہائی علالت اور مدہوشی کے عالم میں بھی آپ کی انگلیوں پر انگوٹھے کی برق رفتار حرکت کا انداز نرالا تھا۔ ذرا ستانے کے لئے لیٹتے تو اٹھ بیٹھتے۔ فرماتے صوتِ سرمدی کتنی زبردست آواز ہے۔ مجھے گرد و نواح کی ہر شے تھرتھراتی ہوئی نظر آتی ہے۔

خادم خاص برادرم محمد نجیب اللہ سے پوچھتے:

کیا آپ کو یہ آواز سنائی دیتی ہے؟

تاجدار دارالاحسان

جلد اول ص ۱۹۱

فیضان یَا حَیُّ یَا قَیُّوم

ہمارے تاجدار دارالاحسان شیخ ابوانیس حضرت محمد برکت علی قدس سرہ العزیز کے ذکرِ دوام کا صیغہ یا حی یا قیوم تھا۔

راہِ سلوک کی یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ

یا حی یا قیوم کے ذاکر پر سُستی کا غلبہ نہیں ہوتا، وہ غفلت کی نیند نہیں سوتا۔

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوم لَا تَاخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوم

کی خدائی صفات کا مظہر بن جاتا ہے۔

دَم عام ہے، گنتی میں شمار نہیں ہوتا۔ یہی دم جب حی کو از بر کر لیتا ہے خاص ہو جاتا ہے اور قیوم کے راز کو پا کر خاص الخاص۔ یا حی یا قیوم۔

یا حی یا قیوم کے روح پرور، اسم اعظم کی آواز

صوتِ سرمدی

بن کر جسم الوجود میں گونجتی رہتی۔ ساری ساری رات اسی حال میں عالم بیداری میں گزار دیتے۔ کبھی کبھی ناز برداری کے عالم میں فرماتے:

''اب بس بھی کرو، سو بھی لینے دو''

آپ کے اقلیمِ قلبوت کے قصرِ صدارت میں یا حی یا قیوم کا راج تھا۔

دائم الذکر صفحہ ۱۷

مؤلف محمد ظفر اللہ انبالوی

www.freeamliyatbooksfree.com FREE AMLIYAAT BOOKS www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks

اولیائے کرام کی تصانیف میں

سلطان الاذکار، صوت سرمدی اور انحد کی تشریح

صوتِ سرمدی و انحد کی اصطلاح کو پیر و مرشد حضرت ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی قدس سرہ العزیز نے اپنی مختلف کتب اور مقالاتِ حکمت میں بیان کیا ہے۔ اولیائے سلف نے اسے سلطان الاذکار، انحد کا نام دیا ہے۔

سلطان الاذکار کا فیض حاصل ہونے کے بعد جو کیفیت وارد ہوتی ہے اس کا بیان قطبِ عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ نے مکتوباتِ قدوسیہ مکتوب نمبر ۱۹۱، صفحہ ۸۰۵ بنام میراں سید حسین کو تحریر فرمایا۔

بعد حمد وصلوٰۃ ودعائے مزید حیات وترقی درجات عرفانی، ربانی وسبحانی آپ کا خط ملا۔ مضمون پڑھ کر دل کو بے حد فرحت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ! کہ ہمارے احباب صدیقانِ وقت اور صادقانِ بلند بخت ہیں اور مشغول بحق ہیں۔

محو باید بُود ہر دو سرائے
پائے از سر نا پدید و سَرزِ پائے

دو جہانوں میں اس قدر محو ہونا چاہیے کہ نہ سر کا پاؤں سے پتہ چلے نہ پاؤں کا سر سے۔ آپ نے لکھا ہے کہ نیم خوابی کی حالت میں کانوں میں آواز آتی ہے۔ یہ آواز سلطانِ ذکر کی ابتداء ہے۔ جب رات دن ذکر جہری وخفی کی مداومت ہوتی ہے تو سلطانِ ذکر

جاری ہو جاتا ہے۔ جس کا دل پر بے حد غلبہ ہوتا ہے اور محویت و بے خودی طاری ہو جاتی ہے۔ لیکن کام کو نہیں چھوڑنا چاہیے جس قدر کام زیادہ کرو گے مشکلات حل ہوں گی اور انوار وتجلیات زیادہ وارد ہوں گے۔

کارکن کار، بگزر از گفتار

کہ اندریں راہ کار دارد کار

(محنت کرو اور باتیں چھوڑ دو کہ اس کوچے میں کام ہی کام آتا ہے۔)

www.freeamliyatbookspdf.com
FREE AMLIYAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks

"مکتوب نمبر ۱۰۲ بجانب شیخ سلطان جونپوری در بیان سلطان الذکر" میں صوتِ سرمدی کی ایمان افروز تشریح فرمائی ہے۔

آپ کا خط ملا۔ فرحت ہوئی واضح باد کہ عموماً سلطان الذکر (صوتِ سرمدی) مسلسل ذکر کے بعد دوسرے یا تیسرے سال جاری ہوتا ہے اور اس کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ ہر آواز، ہر طرف، ہر چیز یہاں تک کہ در و دیوار، درختوں کے پتوں سے اور ہوا کی جنبش میں سے وہی آواز سنائی دیتی ہے جس سے سینے میں جوش اور سر میں خروش اٹھتا ہے اور عجیب شور و غوغا پیدا ہو جاتا ہے۔ آں عزیز پر حق تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ایک ہی اربعین پر (چلہ) میں یہ دولت مل گئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور رات دن، صبح و شام ہر لحظہ ہر ہر لحہ گاہ بے گاہ اسی کام میں لگے رہو اور بالکل آرام سے نہ بیٹھو تاکہ سلطان ذکر جاری رہے اور بے خودی و مستی اور محویت و استغراق کی حالت طاری ہو جائے۔ ذکر دل میں گھر کر لے، قلب جاری ہو جائے اور وساوس ختم ہو جائیں۔ مردانِ خدا نے بہت

عرصے کے بعد یہ چیز حاصل کی ہے۔ امام جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ دس سال کے مجاہدہ کے بعد اس مقام پر پہنچے۔ ہر بوالہوس کو یہ دولت کب نصیب ہوتی ہے۔

جاں باز کہ وصل اوبدستاں ندہند

شیراز قدح شرع بہ مستان ندہند

(اے عزیز! جدو جہد میں مشغول رہو، تن من کی بازی لگا دو، خون کی ہولی کھیلو اور جان قربان کر دو اگر اللہ نے چاہا تو منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے)۔

مولانا الحاج (کپتان) واحد بخش سیال چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے مکتوباتِ قدوسیہ کا بے مثال ترجمہ کیا ہے۔ مکتوبات قدوسیہ میں ''سلطان الاذکار'' کی روح پرور تعریف حاشیہ میں تحریر فرمائی ہے۔

سلطان الاذکار، ذکر اللہ کی اس کیفیت کو کہتے ہیں جب تمام لطائف ستہ پر یکبارگی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ یاد رہے کہ ایک لطیفہ پر جب کیفیت کا ورود ہو تو سالک محو و بے خود ہو جاتا ہے۔ لیکن چھ لطائف پر بیک وقت کیفیات اور انوار و تجلیات کا ورود ہو تو آپ قیاس کر سکتے ہیں کہ سالک کی کیا حالت ہو گی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سارے جسم میں کوئی زلزلہ آ گیا ہے، طوفان زور مار رہا ہے، بجلی چمک رہی ہے، شور ہے غل ہے۔ ہیجان ہے بے قراری ہے اور محویت، استغراق اور بے خودی کا دور دورہ بھی ہے۔

(حاشیہ مکتوبات قدوسیہ صفحہ ۲۹)

مولانا الحاج (کپتان) واحد بخش سیال چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف

www.freeamliyatbookspdf.com
FREE AMLIYAAT BOOKS
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks

کتب سے شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر ایک طویل مقدمہ مکتوبات قدوسیہ میں تحریر کیا ہے اور شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر جب سلطان الاذکار کی کیفیت طاری ہوئی تو اس کیفیت کا اظہار یوں کیا ہے۔

''سلطان الاذکار کے غلبے سے میرا ظاہری وجود گم ہو گیا۔ سخت محویت طاری ہو گئی اور لاشعوری کی کیفیت طاری ہو گئی۔ کچھ دیر کے بعد اپنی ذات کا شعور بھی جاتا رہا اور عالم فنا الفناء حاصل ہو گیا۔ جس سے عالم بقا طاری ہوا اس کے بعد جب افاقہ ہوا تو غیب سے ایک مرد ظاہر ہوا۔ اس نے کہا مبارک باد، اس وقت تم واصل حق تھے یہ کہہ کر وہ غیب ہو گیا۔ شروع حال میں حضرت شیخ پر سلطان الاذکار کا اس قدر غلبہ ہوتا تھا کہ آپ کہتے تھے کہ مجھے ڈر تھا کہ کہیں عقل نہ رہ جائے اور جنون کی حالت ہو جائے۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد سلطان الاذکار کی کیفیت پیدا ہوتی تھی اور محو و بے خود بنا دیتی تھی اور فرصت نہیں ملتی تھی۔ یاد رہے کہ سلطان الاذکار ایک غیبی کیفیت اور حالتِ مخصوص ہے اور یہ حضرت قطب عالم کا خاصہ تھا''۔

(مکتوباتِ قدوسیہ صفحہ ۲۹)

مولانا الحاج (کپتان) واحد بخش سیال چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''روحانیت اسلام'' میں سلطان الاذکار کی کیفیت کے بارے میں بھی لکھا ہے۔

لطائفِ ستہ کی منازل طے کرنے پر مختلف اسمائے الٰہی کی ضربیں لگانے سے ان میں ذکر اللہ جاری ہو جاتا ہے۔ جس سے پورا گھر (باطنی وجود انسانی) منور ہو جاتا ہے۔ بعض ان سب لطائف میں ذکر اللہ جاری ہونے کو **سلطان الاذکار** کے نام سے موسوم

کرتے ہیں۔ ان (لطائف) کے زندہ ہونے سے قوتِ پرواز حاصل ہوتی ہے اور قرب الی اللہ اور وصول الی اللہ میں ترقی ہوتی ہے اور درجہ بہ درجہ عالم مثال، عالم ارواح، عالم جبروت اور لاہوت میں پرواز کے بعد مقاماتِ فنا فی اللہ اور بقا باللہ حاصل ہوتے ہیں۔ ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشآء یعنی فضل اللہ شرط اول ہے۔ اللہ کی رحمت اور نظر عنایت کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ نظرِ شفقت ہو جائے تو بیڑا پار ہے اور اس کی رحمت اس قدر وسیع ہے کہ نظرِ شفقت ضرور ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میں اس کی طرف دو بالشت جاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ آگے آتا ہے میں دو ہاتھ جاتا ہوں اور جو چل کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں اب بتایئے اس سے زیادہ شفقت کیا ہو سکتی ہے۔ (صفحہ ۶۷)

حضرت قطب العالم شیخ العرب والعجم مولانا سیدنا الحاج الحافظ الشاہ محمد امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ العزیز نے اپنی کتاب ضیاء القلوب ص ۲۷۔۲۸ پر ''سلطان ذکر الاذکار'' کا فیض حاصل کرنے کا طریقہ بتایا ہے اور اسے مختلف ناموں سے موسوم کیا ہے۔ اسے صوتِ حسن یا انحد بھی کہتے ہیں اور شغلِ سرمدی بھی لکھا ہے۔ فرماتے ہیں کہ سالک کو چاہئے کہ ایسے حجرے میں جہاں شور و غل نہ ہو وہاں داخل ہو کر اعوذ و بسم اللہ، استغفار اور درود شریف پڑھ کر اللّٰہ اَعطِیُ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا (اللہ مجھ کو نور دے اور میرے واسطے نور کر دے اور میرا نور بڑھا دے اور خود مجھ کو نور کر دے) تین بار حضور قلب اور تصور سے کہے اور پھر جب سانس لے تو اللہ اور باہر نکالے تو لفظ ''ہو'' نکالے اور اس ذکر میں اس طرح منہمک ہونا چاہئے کہ اپنا خیال بھی جاتا

رہے اور یا حی یا قیوم کا ہر وقت تصور قائم کرے اس کا نتیجہ چند روز کے بعد یہ ہوگا کہ جسم کا ہر ہر بال ذاکر ہو جائے گا اور انوار تجلی سے منور ہو جائے گا اور اس کے بعد عرش سے زمین تک نور ہی نور دکھائی دے گا اور پھر بغیر کان بند کیئے آواز سنائی دے گی اور کوئی شور و شغل مانع نہ ہوگا۔ اس آواز کو اصطلاح صوفیہ میں صوتِ حسن کہتے ہیں۔۔۔۔ اولیائے کرام اس آواز سے الہام کا فخر حاصل کرتے ہیں اور عارفوں نے اس آواز سے وصال حق تعالیٰ حاصل کیا ہے۔ یہ آواز ہمیشہ پابندی سے غالب ہو جاتی ہے اور کبھی گھنٹی کی ایسی آواز آنے لگتی ہے۔

حضرت حافظ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کس ندانست کہ منزل گہ آں یار کجاست
ایں قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

(کسی کو معلوم نہیں کہ اس شوخ کے رہنے کی جگہ کہاں ہے بعض وقت صرف گھنٹی کی آواز آتی ہے۔)

عارفِ حقانی خواجہ توکل شاہ انبالوی قدس سرہ العزیز نے ذکر الٰہی کی برکات میں ''انحد'' کا تذکرہ فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی ہو تو سب اعمال صالحہ خود بخود ادا ہونے لگتے ہیں اور نیت خالص ہو جاتی ہے۔ رضاء الٰہی میں۔ ایک بار فرمایا پہلے پہلے ہم کو یہ خیال ہوا کہ سوائے ذکر قلبی کے صفائی نہیں ہوتی لیکن غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ذکر لسانی سے بھی صفائی ہوتی ہے اور ذکر پر فکر کو ترجیح دیتے اور فکر سے مراد مراقبہ لیا کرتے۔ فرماتے تھے کہ اگلے مقامات میں ذکر رہ جاتا ہے خواہ لسانی ہو یا قلبی مگر فکر ساتھ ہی رہتا ہے پھر فرماتے فکر کو ذکر سے صفائی ہوتی ہے۔ ذکر کرنے کے بعد فکر کرے۔ پھر فرماتے:

www.freeamliyaatbooks.com

تسبیح مالا سب رہے انحد بھی رہ جائے
سُرت سہاگن نا مرے جو تن میں رہے سمائے
(ذکرِ خیر المعروف صحیفۂ محبوب صفحہ ۲۰۸)

سلسلہ طریقت سہروردیہ کے شیخ الاسلام حضرت سید ابو الفیض قلندر علی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الفقر وفخری'' میں حقیقتِ سلطان الاذکار و صوتِ سرمدی کی ایمان افروز شرح کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

درویش پر جب چھ لطیفوں کی حقیقت جیسی کہ وہ ہے کھل جائے اور احوال و اعمال ہر ایک لطیفے کے کماحقہ علیحدہ علیحدہ اس پر عیاں ہو جائیں تو اس کو سلطان الاذکار کی طرف متوجہ ہونا چاہیے کہ اسے صوتِ سرمدی، صوتِ ذاتِ مطلق و صوتِ انحد بھی کہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ انسان کے دونوں کانوں سے لفظ ''ھو'' کی آواز پیہم باہر آئے اور اس آواز کی کوئی حدو حصر نہیں اور نہ کوئی اس کی انتہا ہے۔ جب یہ آواز دونوں کانوں میں پختگی پر پہنچ جاتی ہے تو تمام بدن بلکہ سر کے ہر ہر بال سے یہی صدا آتی ہے اور ہر عضو سے بھی یہی صدا آتی ہے اور تمام گھر بلکہ جنگل اس کی آواز سے بھر جاتے ہیں چنانچہ موسم سرما میں اگر پانی کا پیالہ بھی ٹوٹے تو پانی کے ہر قطرہ سے دھواں ظاہر ہو۔ اسی طرح انسان کے ہر ایک جز سے بلکہ ہر ایک بال سے آوازِ ''ھو'' پیدا ہو جائے اور اس آواز کے پختہ ہونے پر ناقوس، کوس و آسیا کی آواز بھی مغلوب ہو جائے گی اور یہ آواز سب پر غالب ہو گی اور سالک ہوش سے بے ہوش ہو جائے گا اور مطلقاً اسے ہوش نہ ہو گی لیکن جب اسے باہوش کرنے کے لئے جھنجھوڑا جائے۔ اس آواز کی مختلف صدائیں ہیں اور اسی آواز پر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ غارِ حرا میں

اکتالیس روز یا زیادہ قیام فرماتے رہے اور یہی آواز جبرئیل علیہ السلام کی آواز کے مشابہ تھی اور کبھی کبھی اس آواز کی تشبیہ زنبور اور شہد کی مکھی کی آواز سے بھی دیتے ہیں۔ چنانچہ لَـهٗ صَـوت کَـصَـوتِ الزنا بیرو الزباب یعنی اس کی آواز زنبور اور مگس کی آواز کی مانند ہوتی ہے اور کبھی چکی کی آواز کی مانند، کبھی ایسے جیسے پانی میں جوش آ رہا ہو۔ لـہ صوت کصوت الـرجاء ولہ صوت کصوت المرحلة اور کبھی اس آواز کو آواز جرس اور گھنٹی کی آواز سے بھی تشبیہ دیتے ہیں۔ یعنی یوں ارشاد ہوا ہے کہ یـا تیـنـی مثـل صلصلة الـجـرس اور بے شمار آیات اسی آواز کے اثبات میں خداوند تعالیٰ سے منسوب ہیں اور حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔

نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِید. وَهُوَ مَعَکُمۡ اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ ہم بندے کے لئے اس کی شاہ رگ سے زیادہ قریب ہیں۔ اور تم جہاں ہو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ پس ان آیات مبارکہ سے اللہ پاک کا انسان کے ساتھ قریب تر ہونا ہمیشہ کے لئے ثابت ہے اور یہ آواز سرمدی بھی ہمیشگی پر ہے۔ جیسے حق تعالیٰ بندے کی شاہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے۔ دونوں کانوں میں یہ آواز بھی نزدیک تر ہے اور جس طرح حق سبحانہٗ تعالیٰ بندے کے ساتھ ہے جہاں بھی ہو۔ اسی طرح یہ آواز بندہ جہاں بھی ہو اس کے کان میں پہنچتی ہے لیکن یہ امر لازمی ہے کہ داہنی جانب کی طرف رغبت ہو اور بائیں جانب کی آواز کو پست کر دے۔ اگر چہ بائیں جانب کی آواز ہمیشہ موجب فلاح وصلاح ہے۔۔۔ لیکن یہ سب شیخ کی توجہ پر منحصر ہے اور مشائخ سلوک اپنے مریدوں کو اپنی آواز اسی ''صوت سرمدی'' کے ذریعے سے سناتے ہیں۔

(الفقر وفخری صفحہ ۳۳۵)

”حقیقتِ صوت سرمدی“

سلطان محمود آشفتہ

محترم سلطان محمود آشفتہ کا تعلق لاہور سے ہے۔ ان کا قلبی و روحانی تعلق جناب واصف علی واصف رحمۃ اللہ علیہ سے کافی عرصہ تک قائم رہا۔ ان کو بھی صوتِ سرمدی کے فیضان سے نوازا گیا۔ انہوں نے اپنے تجرباتِ روحانی سے صوتِ سرمدی کی حقیقت سے پردہ اٹھایا۔ واصف علی واصف رحمۃ اللہ علیہ سے جب اس سلسلہ میں عرض کیا تو واصف صاحب نے ان کو بابا جی حضور قدس سرہ کے پاس بھیجا تاکہ ان کو مقصودِ حقیقی حاصل ہو۔ یہ افکار جناب واصف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ان کی حیات مبارکہ کے بارے میں مضمون میں لکھے گئے۔ جناب سلطان محمود آشفتہ لکھتے ہیں۔

سعودی عرب میں آٹھ سال گزارنے کے بعد میں ایک روحانی حکم، ایک روحانی اشارۂ الست پاکر پاکستان لوٹ آیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ کوئی اللہ کا بندہ پاکستان میں میرا منتظر ہے۔ سو میں واپس ہوا تو پاکستان میں نو ماہ تک انتظار کیا۔ ایک وسل کی آواز تھی جو کانوں میں گاہے گاہے بجتی جیسے کہیں کچھ ”معمولات“ ہوں، جب ان کا وقت ہو جائے تو انتباہ کے لئے یہ وسل دی جاتی ہو۔۔۔۔۔ میں نے ریاض احمد چوہدری سے ذکر کیا کہ مجھے سعودی عرب میں کہا گیا تھا کہ کوئی شخص پاکستان میں تمہارا منتظر ہے لہٰذا تم پاکستان چلے جاؤ۔ اب میں یہاں ہوں مگر ایک وسل کے علاوہ اور کچھ نہیں بجتا۔ اب تک اس شخصیت کا سراغ نہیں ملا۔ جس سے میرا روحانی ظرف جاری ہوگا۔ ریاض احمد چوہدری نے واصف صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بات کی۔ واصف صاحب نے صوتِ سرمدی کی رہنمائی میں بتایا کہ صوفی برکت علی صاحب کے ہاں سے اس کا اجراء ہوگا۔ آشفتہ سے کہو صوفی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو میرے ساتھ صوفی حبیب الرحمٰن برق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے سراج فاروقی بھی تھے۔ ہم دونوں دسوہا اور دالووال کے درمیان صوفی صاحب رحمۃ الہ علیہ کے حالیہ ڈیرے پر پہنچے۔ انہوں نے پاس بلا کر نام پوچھا اور پھر قلندری انداز کی بیعت کی یعنی چائے کے پیالے بھر بھر کر پلائے، مجھے بھی

سراج کو بھی۔ وہ "وسل" یہاں خوب بجی، مسلسل بجی میں سمجھ گیا کہ یہیں سے تھی۔ پھر ہم یوں سرشار ہو کر واپس لوٹے کہ اس کیفیت کو جذب کرتے کرتے کئی روز لگ گئے۔

صوت سرمدی کیا ہے؟

یہ عطائے خداوندی ہے۔ اس "سلسلہ" میں بندہ صوتِ سرمدی کے ذریعے کچھ "روحانی سینٹروں" سے منسلک ہو جاتا ہے جو عالم بالا میں ہر وقت "نشریات" کا سلسلہ جاری کئے رکھتے ہیں۔ یہ سنٹر حضور علیہ السلام کا بھی ہے۔ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی اور جناب غوث اعظمؒ کا بھی اور بھی سینٹر ہیں۔ ان کی نشریات "احد" کے چینلوں میں سے گزر کر انسان کے شعور پہ وارد ہوتی ہیں اور یوں یہ مفاہیم بندے سے سرزد ہوتے ہیں۔۔۔۔ وہ شخص کائناتی سنٹروں سے وابستہ ہو جاتا ہے اس کے الفاظ بھی اس الہام کا حصہ بن جاتے ہیں جسے وہ وصول کرتا ہے فرق صرف یہ ہے کہ وحی خداوندی کا ایک حرف، ایک زیر زبر بھی تبدیل نہیں ہو سکتی مگر صوتِ سرمدی کا فیضان آسان اور مفصل کرنے کے لئے اپنے حروف و الفاظ میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ میرے اس بیان پہ وہ لوگ ضرور حیران ہوں گے جنہوں نے یہ بات پہلے نہیں سنی ہوگی۔

سوال: کیا واقعی کچھ اسٹیشن روحانی نشریات کرتے ہیں جو صوت سرمدی کے ذریعے سنی جا سکتی ہے؟

سلطان محمود آشفتہ لکھتے ہیں کہ میں نے اس سوال کے جواب کے لئے ایسے لوگوں سے ملاقات کی جو کھلی آنکھ سے اس کی تعبیر دکھا سکتے تھے۔ روحانی نشریات کی کیفیت والا شخص اگر صاحب صحو یعنی باہوش ہے تو بات کچھ کھولتا ہے کچھ بند رکھتا ہے، صاحب جذب ہے تو مسلسل بولتا رہتا ہے۔ ہزار میل، دس ہزار میل سے چلنے والے شخص کے بارے میں ساری معلومات اسی چینل کے ذریعے آتی

www.freeamliyaatbooks.blogspot.com FREE AMLIYAAT BOOKS www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks

ہیں۔اس شخص کا مائیکرو ویو سسٹم بلاتار کے چلتا رہتا ہے۔میڈیم ویو، شارٹ ویو۔۔۔اوران کے علاوہ خدا جانے کتنے ویوز اس شخص مست الست سے منسلک ہوتی ہیں۔بہر حال یہ لوگ اسی دنیا میں موجود ہوتے ہیں اور یہ کوئی بڑی بات بھی نہیں کوئی فریضہ ادا کرنے کا تعین ہو جائے تو یہ سارے سسٹم بلامحنت حاصل ہو جاتے ہیں اور مرشد کامل اپنے تمام مریدوں پہ کنٹرول بھی انہی سے کرتا ہے۔

صوت سرمدی کے بارے میں جناب واصف علی واصف رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

جناب سلطان محمود آشفتہ کہتے ہیں کہ اس دور میں، میں نے اپنے گھر واصف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی محفل کی۔اور وہ کامل ہو چکے تھے۔ادھر ادھر کر انہوں نے سوال پوچھے۔ایک سوال بڑا اہم تھا کہ۔۔صوت سرمدی میں جو آواز آتی ہے وہ کس کی ہوتی ہے؟ فرمانے لگے۔

''اپنی یا فیض رساں کی۔عام طور پر فیض رساں کی آواز ہوتی ہے''۔صوت سرمدی جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں، اس میں نشریات وصول کرتے وقت ایک آواز آتی ہے۔بعض لوگ دل کے مقام پر، بعض سر میں۔یہ ساری باتیں درست ہیں کیونکہ آواز کی سمت کا تعین ہر شخص کا اپنا اپنا ہوتا ہے۔بہر حال اس آواز میں آنے والے کی پہچان کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ کس کام کے لئے آیا، کیسے کام ہو گا، کیا رکاوٹ ہے؟ یہ شخص قدرت کی گرفت میں ہے یا اس نے کسی پر ظلم کیا ہے؟ یہ سارا کچا چھٹا کھول کر بیان کیا جاتا ہے۔دوسرا شخص اسی چینل سے ارشاد وصول کرتا ہے۔اور دنیا کو سنا دیتا ہے۔یہ اتنی بڑی حقیقت ہے کہ جو لوگ روحانیت کو مجذوب کی بَڑ سے زیادہ نہیں سمجھتے، ان کے لیے تازیانہ عبرت ہے۔ (سیدنا واصف علی واصف رحمۃ اللہ علیہ ص۸۰ تا ۸۵)

جناب واصف علی واصف صاحب سے دوران گفتگو ''صوت سرمدی'' کے بارے سوال کیا کہ۔۔۔اہل تکوین صوتِ سرمدی کے ذریعے جس بارگاہ سے منسلک ہوتے ہیں۔یہ کون سا **Centre** ہے؟ جواب میں فرمایا:

یہ سوال حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا تھا کہ'' آخر یہ شخص کون ہے، یہ کون سا علم ہے جس

کے سامنے بول نہیں سکتا؟'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ''ذِکر'' چیز ہے۔ اس کا نام ساری کائنات میں علم لدنی ہے، اسے ''صوتِ سرمدی'' بھی کہتے ہیں۔ اس کا صدر مقام مشکل کشا علیہ السلام ہی ہیں۔ مشکل کشاؑ آنے سے پہلے بھی مشکل کشاؑ مشکل کشاؑ ہی تھے، جس طرح سرکار ﷺ آنے سے پہلے بھی سرکار ﷺ ہی تھے۔ نبیوں نے گرچہ اب آپ کی امامت میں نماز پڑھی ہے مگر وہ تو پہلے دن ہی سے پڑھ کے آئے تھے۔ جس دن اللہ نے فرمادیا تھا ''فاشهدو انی معکم من الشاهدین '' تم بھی دیکھو اور میں بھی دیکھنے والوں میں ہوں، یعنی اس دن ہم نے پیغمبروں کو اکٹھا کیا کہ ہم ایسی چیز پیدا کرنے والے ہیں اور جب کبھی آپ ﷺ سے ملاقات ہو تو نہایت ادب سے ملنا یعنی کہ وہ بات تو دکھادی تھی۔ گویا سرکار ﷺ ہمارا عقیدہ ہی نہیں، حقیقت بھی ہیں کہ سرکار ﷺ ظاہری آمد سے پہلے بھی سرکار ﷺ ہی تھے۔ مشکل کشا ظاہری آمد سے پہلے بھی مشکل کشا ہی تھے۔ علمِ لدنی آپؑ سے چلتا ہے، نوائے سرمدی آپ سے چلتی ہے۔

عبادت گاہ کا فقر اور ہے، میدان کا فقر اور ہے، پیغمبروں کا فقر اور ہے۔ پیغمبر پورے فقیر ہوتے ہیں، مگر موسیٰ علیہ السلام اور ہیں، خضر علیہ السلام اور۔ جس طرح حضرت سلیمانؑ پورے نبی ہیں مگر معمولی ہدہد الگ علم رکھتا ہے، وہ ایک اور نوائے سرمدی ہے۔ انہی کے دربار میں اور آدمی بیٹھا ہے جو کہتا ہے کہ تخت کیا ہے۔ ہم علمِ کتاب رکھتے ہیں۔ وہ ''ذِکر'' کتاب تھی۔ باطن کی کہانی الگ ہے یہی نوائے سرمدی ہے۔

(گفتگو ۳۔ ص ۱۴۹)

تعلیمات رحیمی رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان الاذکار

قطب الوقت حضرت حاجی عبدالرحیم شاہ قدس سرہ سہارن پوری کی تعلیمات کو حضرت مولانا عبداللہ شاہ کرنالوی قدس سرہ نے ''تعلیماتِ رحیمی'' کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس میں سلطان الاذکار کے بارے میں تحریر فرمایا: ذکرالٰہی کے مختلف طریقے بیان کرنے کے بعد فرمایا:

''اے طالب صادق و محبِّ واثق جس وقت تو ان درجات کو بفضلہٖ تعالیٰ طے کر چکا تو نہایت استقلال اور ثابت قدمی کے ساتھ آگے بڑھ۔ اسی ذکر خفی میں اس طرح مشغول ہو کہ بوقت کشش نفی کے اپنے ریشہ ریشہ اور بال بال سے نفی کھینچے اور بوقت ضرب کے ایسی ضرب لگا کہ جس کا اثر از سرتا پا جملہ وجود میں پہنچے اور پھر بطور ''پاس انفاس'' کے اس کی نگہداشت کرتا کہ سلطان الاذکار کا ملکہ تامہ ہو جاوے اور سلطان الاذکار یہ ہے کہ وہی حرکت قلبی خاصہ ترقی پا کر اس کا اثر تمام اجزاء جسم میں طاری ہو جاتا ہے یعنی دل کی حرکت ذکرالٰہی یا نظام کے باعث ہر ایک بال بال میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو اسی نظام کے ساتھ منتظم ہو جاتی ہے۔ پس قلب بمنزلہ انجمن کے ہوتا ہے اور جسم بجائے گاڑیوں ریلوے کے، اس کے ساتھ متحرک ہوتا ہے اور بجز آواز قلبی کے دیگر اعضاء سے اور کوئی دوسری آواز مسموع نہیں ہوتی اور نہ ان کی حرکت خاصہ کا نظام نظامِ قلبی کے مخالف ہوتا ہے اسی کو سلطان الاذکار کہتے ہیں۔ حاشیہ میں لکھا کہ اپنا حال تو ایسا ہی گزرا ہے جیسا کہ متن میں مذکور کیا لیکن بعض اخوان الطریقہ نے بیان کیا کہ آواز اور بھی جگہ سے سنی گئی۔ قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید۔

(تعلیمات رحیمی صفحہ ۱۶)

حضرت مولانا عبداللہ شاہ کرنالوی قدس سرہ نے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب رسالہ ہمعات کا اردو ترجمہ ''قطرات'' کے نام سے شائع کیا اور اس کتاب میں صوت سرمدی کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ لطائف خمسہ اور ذکرالٰہی کی مختلف اقسام بیان کے بعد مراقبہ کرنے کا ایک طریقہ بتایا اور اس عمل یعنی مختلف اسمائے الٰہیہ کے مراقبہ (توجہ) سے صوت متصل کا بھید معلوم ہو گیا۔ حاشیہ میں لکھا کہ

صوت متصل کو صوت سرمدی، انحد بھی کہتے ہیں اور صوتِ مسلسل بھی۔ کانوں کو انگلیوں سے بند کرنے کے بعد ایک مسلسل آواز محسوس ہوتی ہے جو کبھی پانی کے آبشار سے مشابہ ہوتی ہے اور کبھی گھنٹی کی آواز سے۔

(رسالہ ہمعات اردو ترجمہ قطرات صفحہ ۲۳)

سلطان الاذکار کی روح پرور تشریح

خواجہ خواجگان حضرت حافظ محمد عبدالکریم نقشبندی مجددی قدس سرہ

دربار عالیہ محمد یہ عیدگاہ شریف راولپنڈی فرماتے ہیں:

لطائف عشرہ کی منازل طے کرنے سے ولایت صغریٰ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کے بعد سالک ولایت کبریٰ کی سیر کرتا ہے یعنی منزل طے کرتا ہے۔ اس منزل میں سالک کے ہر رگ وریشہ میں ذکر اللہ جاری ہوتا ہے جس کو "سلطان الاذکار" کہتے ہیں۔۔۔ اس منزل میں سالک کو مقام عشرہ جس پر سلوک بنا ہے حاصل ہوتے ہیں۔

اول توبہ، توبہ کا حال یہ ہوتا ہے کہ دل پر معصیت کا خطرہ ہی نہیں گزرتا۔ کرنے کا تو کیا ذکر دوم رضا۔ جو کچھ خدا کرے اس پر راضی ہوتا ہے۔ اگر چہ اس کی مرضی کے برخلاف ہو یعنی اگر اس کو کوئی برا کہے یا اس کی بری صفت کرے یا اچھی تو اس کو یکساں معلوم ہو۔ تیسرا توکل۔ یعنی خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اور روزی کے بارے میں اداس نہیں رہتا اور یقین کرتا ہے کہ روزی رساں موجود ہے۔ چوتھا ۔ زہد۔ یعنی دنیا و مافیہا سے منہ پھیر لیتا ہے یعنی محبت دنیا سے اس کا دل خالی ہوتا ہے۔ پانچواں قناعت۔ چھٹا عزلت یعنی گوشہ نشینی کو پسند کرتا ہے۔ ساتواں ملازمتِ ذکر (ذکر دوام)۔ آٹھواں توجہ، نواں صبر، دسواں مراقبہ۔۔ الغرض صبر وشکر، یقین، طمانیت، کشف اور کشف ارواح اس مقام میں حاصل ہو جاتے ہیں۔

(ہدایت الانسان الی سبیل العرفان ص ۹۵۔۹۴)۔

پروفیسر میاں اعجاز احمد (میاں جان) نے اپنی کتاب ''جان السلوک (عین السلوک)'' کے صفحہ ۸۶ پر سلطان الاذکار کے بارے یوں اظہار فرمایا:

ساتویں لطیفہ کو سلطان الاذکار کہا جاتا ہے۔ سب لطائف میں ذکر اللہ جاری ہونے کو سلطان الاذکار کہا جاتا ہے اور درجہ بہ درجہ قرب اللہ کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔ جب یہ لطیفہ منور و راسخ ہو جائے تو باطن مکمل طور پر بدل جاتا ہے اور ظاہری زندگی اس کی نشان دہی کر رہی ہوتی ہے کہ یہ انسان مکمل طور پر ایک بدلی ہوئی شخصیت ہے اور سالک کی روح میں قوتِ پرواز آجاتی ہے۔ قرب الی اللہ اور وصول الی اللہ میں ترقی ہوتی ہے۔ عالم مثال، ارواح، جبروت اور عالم لاہوت کے بعد فنا، بقا تک رسائی ہوتی ہے۔ سلطان الاذکار وہ لطیفہ ہے جو پورے جسم پر حکمرانی کرتا ہے اگر چہ اس کا مرکز سر کا بالائی حصہ ہے۔ اس لطیفہ سے جسم کا انگ انگ، خون کا قطرہ قطرہ ذکر اللہ میں مشغول ہو جاتا ہے اور جب قلب منور و راسخ ہو جائے تو پورا جسم اور اس کا ہر عضو دین اسلام اور آوازِ حق کی سر بلندی اور معاونت کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے اور اس سلسلہ میں خدمتِ خلق کو ہر وقت مدنظر رکھا جاتا ہے اور انسان اپنے افعال و اقوال پر بذات خود کڑی نگاہ رکھتا ہے۔ رضائے اللہ اور قرب اللہ اور حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہر چیز کو بھول جاتا ہے۔ الغرض لطیفہ سلطان الاذکار کے راسخ ہونے کے بعد انسان کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے۔ فکر و عمل کی دنیا میں عظیم صالح انقلاب برپا ہو جاتا ہے اور وہ انسان ملت اسلامیہ کا بہترین فرد اور اللہ جل جلالہ کے نزدیک ترین ہو جاتا ہے۔

ذَالِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ۝

''یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اللہ بڑے فضل والا ہے''۔

کتابیات

۱۔مکشوفات منازلِ احسان المعروف بہ مقالات حکمت دارالاحسان۔
از تاجدارِ دارالاحسان، سلطانِ جہاں حضرت ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی قدس سرہ

۲۔ذکرواطاعت وشان رسول روحی فداہ ﷺ — مؤلفہ صاحبزادہ انیس اختر سلمہا

۳۔مسلمانوں سے خطاب ودعا — //

۴۔کمالاتِ برکت رحمۃ اللہ علیہ — مؤلف میاں محمد صدیق صادق

۵۔میخانہ سلامت ہے۔ — مؤلف دین محمد ضمیر

۶۔تاجدارِدارالاحسان جلد اول — //

۷۔تاجدار دارالاحسان جلد دوم — //

۸۔پُراسرار حیرت انگیز روحانی دنیا — //

۹۔یہ تیرے پُراسرار بندے — الحاج ایم اے حکیم۔شیخوپورہ

۱۰۔مکتوباتِ قدوسیہ — قطب عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔روحانیتِ اسلام — مولانا الحاج (کپتان) واحد بخش سیال چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ضیاء القلوب (کلیاتِ امدادیہ) — قطب عالم مولانا الحاج امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ذکرِخیر المعروف صحیفہ محبوب — عارف حقانی خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔الفقر فخری — شیخ الاسلام حضرت سید ابوالفیض قلندر علی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔سیدنا واصف علی واصفؒ — ریاض احمد چوہدری

۱۶۔گفتگو۔۳ — واصف علی واصفؒ

۱۷۔جان السلوک (عین السلوک) — پروفیسر میاں اعجاز احمد (میاں جان)

۱۸۔تعلیماتِ رحیمی — مولانا عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔رسالہ ہمعات — شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ہدایت الانسان الی سبیل العرفان — حضرت خواجہ حافظ عبدالکریم نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔دائم الذکر — محمد ظفر اللہ انبالوی

''میرے مرشد کا یہ احسان تھا کہ انہوں نے مجھے قرآن حکیم کی خدمت کے لئے منتخب کیا۔''

میں نے ابو انیس حضرت محمد برکت علی رحمۃ اللہ علیہ کی حیرت زدہ کر دینے والی کرامات دیکھیں۔

حاجی محمد بشیر انبالوی

کسی کے دردِ محبت نے عمر بھر کے لئے
خدا سے مانگ لیا انتخاب کر کے مجھے

میرے مرشد کامل تقدس مآب حضرت ابو انیس محمد برکت علی لدھیانوی رحمہ اللہ علیہ نے قرآن حکیم کی خدمت کے لئے منتخب کر کے مجھ پر میرے آقا نے احسانِ عظیم کیا۔ قرآن حکیم کی جلدیں بناتے بناتے عرصہ گزر گیا۔ بے شمار قیمتی اور نایاب قلمی نسخے مختلف علاقوں اور ملکوں سے آنا شروع ہو گئے ان کو خریدتا اور نئی جلد بندی کے بعد بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ آپ ان کو قرآن کریم محل میں سجا دیتے۔ اب تک سالار والا کے قرآن محل میں دو لاکھ سے زائد قیمتی جلدیں بنا کر پیش کر چکا ہوں۔ اس کے علاوہ تین نئے ''قرآن کریم محل'' بھی تعمیر کیے گئے ہیں۔ وہاں ہزاروں کی تعداد میں پرانے اور بوسیدہ اوراق کی دوبارہ کتابت کر کے ان کو نئی جلدیں بنا کر رکھا گیا ہے دوسرا قرآن کریم محل المستفیض دار الاحسان دالووال تیسرا قرآن محل باہو مان ضلع شیخوپورہ اور چوتھا لدھے کے وڑائچ ضلع گوجرانوالہ میں بنائے گئے ہیں۔

۱۹۷۵ء کا واقعہ ہے کہ خط بہار میں بہت ہی نایاب اور خوبصورت قرآن مجید پشاور سے لایا گیا بڑے سائز کا قرآن مجید جلی حروف میں اور مختلف قسم کی بے مثال لوح سے مزین تھا۔ اس قرآن مجید کے صرف بارہ پارے تھے آٹھ شروع کے اور دس آخیر کے نہیں تھے۔ مجھ پر اسے مکمل کرنے کا جنون طاری ہو گیا۔ لاہور کے تمام کاتبوں سے ملاقات کی مگر کسی کاتب نے خط بہار میں اس قرآن مجید کی کتابت کر کے نہ دی۔ کیوں کہ یہ خطِ نسخ سے بہت ہی مختلف رسم الخط تھا۔ کئی روز انتہائی بے چینی میں گزر

گئے مگر کوئی سبیل نہ بن سکی ایک رات سونے سے قبل بہت بے چین و بے قرار ہو کر اپنے آقا عظیم کو شدت سے یاد کیا اور اپنی بے چینی کا اظہار کیا۔

رات سویا تو خواب میں میرے مرشد کامل تشریف لے آئے۔ پوچھا! حاجی صاحب کیوں پریشان ہیں؟ عرض کی! بابا جی حضور ایک نایاب قرآن مجید کا نسخہ دستیاب ہوا ہے مگر اس کے صرف بارہ پارے موجود ہیں۔ چاہتا ہوں سب کچھ لٹ جائے مگر کوئی اس قرآن مجید کو مکمل کر دے۔

فرمایا: فکر نہ کرو اور یہ نوجوان پکڑ لو۔ یہ تمہیں قرآن مجید لکھ کر دے گا۔ خواب دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ صبح ہوئی دکان پر میرے پاس ایک نوجوان محمد اقبال (سمندری والے) کام کرتے تھے۔ ان سے خواب کا تذکرہ کیا اور خواب میں جس نوجوان کی نشاندہی کی گئی اس کا حلیہ بتایا۔ اس نے قدرے سوچ کر بتایا کہ جس قسم کا حلیہ آپ بتا رہے ہیں اس شکل وصورت کا نوجوان کمالیہ سے دربار شریف دارالاحسان میں آتا ہے اللہ نے چاہا تو ہمیں مل جائے گا۔ دارالاحسان سے کسی ذریعے سے اس کا ایڈریس معلوم ہو گیا اور بالآخر کمالیہ سے اس نوجوان کو لاہور بلایا گیا جب دیکھا تو وہی نوجوان تھا جسے میرے مرشد کامل نے خواب میں دکھایا تھا اس کا نام ظہور حسین تھا۔

پوچھا کیا کام کرتے ہو۔ نوجوان نے بتایا ٹائپ اور شارٹ ہینڈ طالب علموں کو سکھاتا اور پڑھاتا ہوں یعنی پرائیویٹ ٹائپ سکھانے کا کالج ہے۔ پوچھا کیا عربی وغیرہ لکھ لیتے ہو۔ کہا بالکل نہیں، کبھی عربی لکھنے کا تجربہ نہیں کیا اور اردو کا خط بھی زیادہ اچھا نہیں۔ میں دل میں بڑا حیران تھا کہ یہ نوجوان کاتب نہیں ہے عربی رسم الخط نہیں جانتا یہ کام کیسے کرے گا؟

میرے اندر سے کسی نے آواز دی۔

"اِسے کہو! تمہیں ایک عظیم کام کے لئے بلایا گیا ہے اور تمہیں منتخب کیا گیا ہے"۔

نوجوان نے کام کے بارے میں پوچھا۔ بتایا ایک قرآن مجید خط بہار میں لکھنا ہے اس نے قرآن مجید کے اوراق کو دیکھا۔ صفحات کو دیکھ کر کچھ حیرانی اور تجسس کے ساتھ سوچنے لگا۔

میں نے مزید کہا "تمہیں اس کا بہت اجر ملے گا۔ معاوضہ ملے گا جو تم اس کا معاوضہ مانگو گے۔ منہ بولے دام دوں گا اور تم ہی یہ کام کرو گے"۔ میں نے اس کا حوصلہ بڑھایا وہ نوجوان تیار ہوگیا۔ اس نے کاغذ لانے کے لئے کہا کاغذ دیا اور میرے سامنے اس نے عربی حروف کا انداز لکھنا شروع کیا تو چند لمحوں کے بعد کہا۔ ہاں یہ کام میں کرلوں گا اسے مکمل کرنے سے پہلے میں یہ رسم الخط سیکھوں گا پھر اس کے مطابق ہو بہو کتابت کروں گا۔

میں نے چند قرآنی اوراق اور کاغذ اسے مہیا کئے اور وہ واپس کمالیہ چلا گیا۔ ۶ ماہ کے بعد آیا اور کہا کہ حاجی صاحب مبارک ہو میں نے یہ رسم الخط سیکھ لیا ہے۔ آپ بقیہ قرآن مجید کا مطلوبہ کاغذ مجھے دے دیں اور میں اللہ کا برکت والا نام لے کر شروع کر دیتا ہوں۔ چنانچہ میں نے 22 x 28 انچ کا کاغذ (آرٹ کارڈ) اسے بازار سے خرید کر دے دیا اور دو سال کے عرصہ میں اس نوجوان نے قرآن مجید کی کتابت مکمل کر کے دے دی۔ میرے دل کی مراد بر آئی۔ میں نے اپنی پوری مہارت اور محنت سے اس کی خوبصورت جلد بندی کی اور یہ پہلا قرآن مجید تھا جو ۶۰ کلوگرام وزنی تیار ہوا جسے میں نے بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا اور آج وہ دار الاحسان (سالاروالا) قرآن کریم محل کی زینت بنا ہوا ہے اور میرے مرشد کامل رحمۃ اللہ کا خواب سچ ثابت ہوا۔ یہ میرے بابا جی سرکار کی وہ عظیم کرامت تھی جسے میں نے مختصر بیان کیا ہے۔

اب ظہور حسین پر اللہ تعالیٰ کا بے پایاں کرم، احسان و انعام ہوا۔ اس بے مثال قرآن مجید کی کتابت مکمل ہونے کے بعد اس کے دل میں دوسرا قلمی قرآن مجید لکھنے کا شوق پیدا ہو گیا اس نے نثار آرٹ پریس لاہور سے خوبصورت کاغذ پرنٹ کروایا اور قرآن مجید لکھنا شروع کر دیا تو اس دوران اسے حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوگئی۔ ۱۹۷۸ء میں مکہ مکرمہ روانہ ہوگیا اور کاغذ ساتھ لے گیا اسے تین سال متواتر مکہ مکرمہ میں قیام کا موقع ملا اور وہاں ہی حرم شریف میں بیٹھ کر اس نے قرآن مجید کو مکمل کیا پھر میرے پاس جلد بندی کے لئے لایا اور دوبارہ واپس جا کر اسے مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کی قرآن لائبریری کے لئے اس کے سیکرٹری جنرل کو خود پیش کیا۔

www.freeamaliyaatbooks.pdf FREE AMALIYAAT BOOKS www.facebook.com/groups/freeamaliyaatbook

مجھے ظہور حسین نے مزید بتایا کہ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے بیت اللہ شریف میں دعا مانگی کہ واپس پاکستان جا کر تیسرا قلمی قرآن مجید بھی لکھوں گا جسے مدینہ منورہ میں پیش کروں گا۔ چنانچہ ۱۹۸۱ء میں تیسرا قرآن مجید لکھنا شروع کیا اور ۱۹۸۵ء میں سعودی عرب جا کر مدینہ منورہ میں مدینہ یونیورسٹی کی قرآن لائبریری کے لئے رئیس الجامعۃ الاسلامیہ الشیخ عبداللہ بن صالح العبید کو پیش کیا۔

اب میرا ان سے مسلسل رابطہ قائم ہو گیا۔ بے شمار نامکمل قلمی نسخے لوگوں سے لے لیتا۔ جسے یہ تکمیل کر کے دیتے اور اب تک ایک ہزار سے زائد قلمی قرآن مجید کے اوراق درست کر چکا ہے اور یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ ظہور حسین مجھے اولاد سے زیادہ عزیز ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس نے یہ سارا کام بے لوث ہو کر کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مزید اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

(ماہنامہ مون ڈائجسٹ لاہور، فروری ۱۹۹۸ء)

www.freeamliyatbooks.com
FREE AMLIYAAT BOOK'S
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

علامہ الحاج ظہور الحسن قادری

کی دینی، ملی، اور عالمی حالاتِ حاضرہ پر فکر انگیز تصانیف

مبشّراتِ پاکستان

(حصہ اول، دوم)

پاکستان کا ظہور، عظمت اسلام اور غلبہ دین حق کی نوید ہے

صفحات: 300 قیمت: 200 روپے

اُمتِ مُسلمہ

عبرتناک حال — تابناک مستقبل

عصر حاضر میں مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کیلئے جامع لائحہ عمل

صفحات: 272 قیمت: 100 روپے

مقالات اتحاد بین المسلمین

(اردو/عربی/انگلش)

حضرت ابوانیس محمد برکت علی قدس سرہ

اسلام امریکہ میں

تیزی سے پھیل رہا ہے

امریکہ میں سب سے زیادہ پھیلنے والے دین اسلام کے بارے میں پہلی مفصل معلوماتی کتاب

صفحات: 192 قیمت: 100 روپے

فضیلتِ شب بیداری

فرد ہو یا قوم، اس کی تقدیر ہمیشہ شب بیداری سے بدلتی ہے

صفحات: 32 قیمت: 20 روپے

ملنے کا پتہ

- جامعہ نور القرآن۔ ذیشان کالونی نزد ریلوے پھاٹک کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ موبائل: 0334-6423073
- نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ لاہور

www.freeamliyaatbooks.pdf.com
عملیات
FREE AMLIYAAT BOOK'S
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks/